آئیے عالمی امن قائم کیجیے

مؤلف

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

(ایم اے پولیٹیکل سائنس، انگلش، اسلامیات، عربی، گورنمنٹ کالج آف کامرس، مری)

Azeem Publications

Cell: +92-0321-6441756

آیئے عالمی امن قائم کیجئے

مؤلف

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

(ایم اے پولیٹیکل سائنس، انگلش، اسلامیات، عربی، گورنمنٹ کالج آف کامرس، مری)

باذوق لوگوں کے لئے
خوبصورت، منفرد اور معیاری کتابیں
پیش کرنے والا ادارہ

عظیم پبلیکیشنز

آیئے عالمی امن قائم کیجیے

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

عظیم ایجوکیشنل ٹرسٹ
AWARENESS·EDUCATION·CONFIDENCE

مؤلف	❁❁	پروفیسر محمد عظیم فاروقی
باراول	❁❁	جون، 2007ء
تعداد	❁❁	1100
صفحات	❁❁	40
ناشر	❁❁	عظیم پبلی کیشنز عظیم اکیڈمی، گوندانوالہ روڈ، گوجرانوالہ Tel:055-3733535 Cell: 0345-6528187, 0321-6441756
مطبع	❁❁	اے۔ وائی پرنٹرز توحید نگر، آؤٹ فال روڈ، لاہور۔ فون: 042-7151047
قیمت	❁❁	30/-

Azeem Publications
باذوق لوگوں کے لیے
خوبصورت منفرد اور معیاری کتابیں
پیش کرنے والا ادارہ

انتساب

ارمغانِ نیاز بخدمتِ اقدس

امام الانبیاء ﷺ محبوب رب العالمین ﷺ تاجدارِ عرب وعجم ﷺ
شفیع الامم ﷺ نبی مکرم ﷺ والیٔ کون ومکاں ﷺ
سیدانس وجاں ﷺ نیّر بطحا ﷺ صاحب الم نشرح ﷺ
فخرِ آدم وبنی آدم ﷺ ساقیٔ حوضِ کوثر ﷺ احمد مجتبیٰ ﷺ

جنابِ **محمدِ مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمتِ عالیہ میں بطورِ ہدیہ پیش کرتا ہوں۔

خاک پائے تاجدارِ مدینہ

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

حرفِ اوّل

اسلامی تعلیمات کا فطری نتیجہ اور ثمر امن وسلامتی ہے۔ قرنِ اول میں بعثتِ نبوی ﷺ کے توسط سے جو سماجی انقلاب اور تہذیبی تغیر ظہور پذیر ہوا، اس کے نتیجے میں قیصر وکسریٰ کا استبداد ہو یا حجاز کی قبائلی زندگی کی جاہلیت، سبھی نے دم توڑ دیا اور ایک عالم گیر تہذیبی تبدیلی واقع ہوئی جس کے نتیجے میں انسانیت کو صلح وآشتی، محبت واخوت، ایثار وقربانی اور امن وسلامتی کی اقدار میسر آئیں۔

پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے ذریعے عالم میں ایک ایمان پرور کیفیت پیدا ہوئی۔ رحمتِ عالم ﷺ نے انسانیت کو حقوق کے ایک ایسے چارٹر سے متعارف کرایا جن میں اپنوں کے علاوہ بیگانوں سے محبت، دشمنوں سے عفو ودرگزر حتیٰ کہ انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوقات سے بھی ہمدردی اور شفقت کا رویہ اختیار کرنے کی تعلیمات پیش کی گئیں۔ یہی وہ سیرتِ پاک اور اسوۂ کامل تھا جس سے انسانی تاریخ وتمدن نے نئی صحت منداور اخلاق افروز اقدار وروایات کا نیا جہان آباد ہوتے دیکھا۔

بعض مورخین کی نام نہاد تحقیق نے میگنا کارٹا کو انسانی حقوق کا پہلا نوشتہ قرار دیا ہے۔ کچھ امریکہ کے حقوق کے بل، یا پھر انقلابِ فرانس کے حوالے سے حقوق کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جدید دنیا میں اقوام متحدہ کے حقوق کے منشور کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ مگر انصاف کی نگاہ سے دیکھا جائے تو حضور ﷺ نے عرفات میں جو خطبہ حجۃ الوداع کے سلسلے میں ارشاد فرمایا اس کی ۴۷ دفعات اور اس کی آگے توضیحات وتصریحات انسانی تاریخ میں امن عالم کو برقرار رکھنے کے لئے حقوق کا پہلا نوشتہ ہیں۔ جس کے مطابق افراد کے نفوس کا تزکیہ کیا گیا تو ایک مہذب اور متمدن معاشرے کی نیو ڈالی گئی اور ایک منضبط ریاست کی تشکیل کی گئی۔

محترم پروفیسر محمد عظیم فاروقی صاحب نے انسانیت کے سب سے بڑے رہبر ﷺ اور محسن ﷺ کے عطا کردہ حقوقِ انسانی کی دستاویز کی روشنی میں امن عالم کو قائم کرنے کے لئے جو مربوط، مرتب، منضبط اور مستند منشور پیش کیا ہے۔ امن عالم کی موجودہ صورتِ حال میں کسی مثبت تبدیلی کے لئے اس سے بہتر کوئی اور تجویز یا راستہ نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اپنے مواد کی

ثقاہت، اسلوب کی عظمت اور استدلال کی شوکت کے باعث یہ مختصر مگر جامع تحریر امن عالم کی بحالی کے طلب گاروں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔ میں اس مؤثر، مثبت اور مدلل تحریر پر مصنف کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

۲۸۔ مئی ۲۰۰۷ء

پروفیسر عبدالجبار شاکر
ڈائریکٹر جنرل دعوہ اکیڈمی،
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی،
اسلام آباد۔ پاکستان

تقریظ

اللہ رب العالمین کا کلامِ مقدس دنیا و مافیھا کے کلاموں سے اعلیٰ وارفع ہے اور اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ہ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ (البقرۃ: 23,24)

ترجمہ: اور اگرنہیں شک ہے اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا تو جاؤ لے آؤ اس جیسی کوئی ایک سورت اور بلالو اپنے تمام حمائیتوں کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اگر تم سچے ہو پھر اگر تم ایا نہ کر سکو اور تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن پتھر اور انسان ہوں گے۔جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

حضور ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

فَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ خَلْقِہٖ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ کے کلام کی فضیلت دنیا کے ہر کلام پر ایسے ہی مسلمہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام مخلوق پر مسلمہ ہے۔

لہٰذا کلامِ الٰہی کو سب سے بہتر سمجھنے والے اور عمل کرنے والے پہلے مخاطبِ قرآن، طالبِ قرآن، تلمیذِ ربِ غفور، امام الانبیآء، خاتم المرسلین، رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے۔اس لیے ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب: 21)

ترجمہ: البتہ تحقیق تمہارے لئے رسولِ خدا کی ہستی میں بہترین نمونہ ہے۔

فہمِ قرآن وحدیث کے سلسلے میں ایک اذنیٰ سی سعی ء جمیلہ کی ہے جس کا عنوان ہے "آیئے عالمی امن قائم کیجئے" اس سے قبل چند کاوشیں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔تمام قارئین واحباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے دامِ، درہمِ، قدمِ، سخنِ بندۂ ناچیز حقیر پر تقصیر کی مختلف انداز میں حوصلہ افزائی اور دل جوئی بھی کی ہے۔اس مبارک

سلسلہ نشرواشاعت میں میرے تمام مہربان ہدیہ تبریک اور گلدستہ سلام محبت کے مستحق ہیں جنہیں اللہ کریم یقیناً دونوں جہانوں میں بامراد کرے گا کیونکہ وہ اس حکمِ خداوندی پر عمل پیرا ہیں:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المآئدۃ: 2)

ترجمہ: اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا کرو۔اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہرگز تعاون نہ کیا کرو۔

ان خوش نصیبوں میں عظیم ایجوکیشنل کانفرنس کے معتمد رفقاء جن میں محمد نعیم انور فاروقی، حافظ آصف رضا فاروقی، حافظ غلام مصطفیٰ فاروقی، محمد عمر نواز فاروقی، محمد وسیم احمد فاروقی، حافظ محمد عمران فاروقی، ابوذر فاروقی، سید عمران علی بخاری، ایم طارق رانا، ارشاد قادر شیخ، اختر حسین چوہدری، میڈم فوزیہ طاہرہ، میڈم مہر النساء عبداللہ، محترمہ مسرت عظمت فاروقی صاحبہ اس صدقہ جاریہ میں برابر کے شریک ہیں۔

پروفیسر محمد عظیم فاروقی
گورنمنٹ کالج آف کامرس، مری۔پاکستان

پہلے اسے پڑھیے (اسلام اور فساد دوضدیں)

اسلام اور فساد دو ضدیں ہیں اور دُنیا میں یہ طے شدہ اصول ہے کہ ''اجتماع ضدین محال است''۔ یعنی دو ضدوں کا ایک وقت میں ایک جگہ جمع و اکٹھا ہونا ممکن نہیں ہے۔

یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی وقت میں سورج بھی چمک رہا ہو اور چمگادڑ بھی محوِ پرواز ہوں۔ خوشبو بھی ہو اور بدبو بھی، ٹھنڈک بھی ہو اور گرمی بھی، نیکی بھی ہو اور بدی بھی، لمبا پن بھی ہو اور پست قامتی بھی، اونچائی بھی ہو اور نیچائی بھی۔ الغرض دو انتہائیں یکجا نہیں ہو سکتیں۔ نسبت و تناسب بھی اسی قاعدے کلیے کو مانتی ہے۔ بلکہ عربی زبان میں ایک مشہور محاورہ ہے:

اَلْاَشْیَآءُ تُعْرَفُ بِاَضْدَادِھَا

ترجمہ: ''چیزیں اپنی ضدوں سے پہچانی جاتیں ہیں۔''

شیطان اور رحمان ضدیں ہیں اور اچھائی اور برائی ضدیں ہیں۔ علم اور جہالت ضدیں ہیں (علی ھذا القیاس)۔

بالکل ایسے ہی لفظ ''اسلام'' کا مادہ سلم ہے جس کے معانی سلامتی، امن، آشتی اور تحفظ کے ہیں۔ دوسرا پہلو تسلیم کا ہے کہ حکم ربِ کائنات کے آگے گردن جھکا دینا اور ہر باطل سے منہ پھیر لینا۔

اس مفہوم کی وضاحت حضورِ اکرم ﷺ کی ایک جامع ترین حدیث سے ہوتی ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (الحدیث)

ترجمہ: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

حضورِ اکرم ﷺ کی ساری حیاتِ طیبہ اس فرمان کی عملی تصویر و تفسیر نظر آتی ہے۔

اسیران سے رواداری، مفتوحین سے درگزر، بدترین دشمنوں کو معاف کرنا اختیار اور قدرت ہونے کے باوجود انتقام نہ لینا آپ ﷺ کی زندگی کا محبوب وطیرہ رہا۔

انسان تو انسان آپ ﷺ نے جانوروں کے حقوق پر بھی تفصیلی احکامات صادر فرمائے۔ جو اُس عرب معاشرے کیلئے ایک اچنبھے کی بات تھی۔

اس ساری گفتگو سے یہ امر ذہن نشین کروانا مقصود ہے کہ قرآن و سنت محض امن و سلامتی کا داعی ہے۔ دنیا کا پہلا تحریری پروانہء امن و آزادی (میگنا کارٹا) ''میثاقِ مدینہ'' کی صورت میں رحمۃ للعالمین نے عطا فرمایا۔ جس میں مسلم غیر مسلم، یہودی مجوسی سبھی شامل تھے۔

''آیئے بین الاقوامی امن قائم کیجئے'' پیش کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ دُنیا میں جہاں کہیں اسلام کو بطور دہشت گرد پیش کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے اس کی نفی کی جائے اور اسلام کے عالمی امن کے فلسفہ و فکر کو حقیقی خدوخال کے ساتھ اجاگر کیا جا سکے

یہاں یہ امر قابلِ ذکر بھی ہے اور قابلِ غور بھی کہ بعض مغربی مستشرقین نے ماضی قریب اور بعید میں اسلام اور مبلغ اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ غلط تاثر دینے کی جسارت کی اور مسلمانوں کے دین و مذہب کو دہشت گردی کے ساتھ منسوب کیا اور مبلغینِ دینِ متین کو بنیاد پرست، متعصب، تنگ نظر، دقیانوسی، دہشت گرد، عقل و فہم سے خالی اور ترقی و خوشحالی کا بدترین دشمن ثابت کرنے پر پورا پورا زور لگا دیا۔ اسلامی تاریخ کو بوچڑ خانہ اور قصاب کی دکان سے تشبیہ دی اور یہ باور کروانے کی کوشش کی کہ دنیا میں اسلام محض تلوار، دھونس، دھاندلی، تشدد اور دہشت سے پھیلا اور بعض بدنصیبوں نے نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تضحیک آمیز خاکے اور کارٹون بنانے کی مذموم اور ملعون گستاخی کی۔ آیئے ہم ایمان داری اور راست بازی کے ساتھ ان الزامات و ہرزہ سرائیوں کا جائزہ لیں کہ اصل حقائق و واقعات کیا ہیں اور میڈیا کے زور پر کس طرح جہالت و ظلم و بربریت کی گرد و غبار اڑا کر چودھویں رات کے چاند کو چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آیئے ان نام نہاد روشن خیالوں، جدیدیت کے پروردہ جیالوں اور امن و سلامتی کے جھوٹے دعوے داروں سے چند سوالات پوچھیں اور جائزہ لیں کہ اصل حقیقت کیا ہے اور کس بے شرمی اور بدنیتی سے اس کو چھپانے اور مٹانے کی سعی لاحاصل کی جا رہی ہے۔

(1) اگر اسلامی تاریخ بوچڑ خانہ اور قصاب کی دکان ہے تو کیا یورپ کی تاریخ تقویٰ و پرہیز گاری کے لازوال واقعات و تلمیحات سے بھری پڑی ہے۔۔۔؟۔۔۔'' ہرگز نہیں!!!''

اگر یورپ کی صرف ایک جنگ عظیم اول یا جنگ عظیم دوئم کی تباہ کاریوں کی فہرست بنائی جائے تو انسانی روح کانپ اٹھتی ہے۔ ظلم و ناانصافی کے وہ باب رقم کئے گئے کہ تاریخِ انسانی انھیں انسانیت کے ماتھے پر کلنک کے بدترین ٹیکے سے یاد کرتی رہے گی۔ خود اہلِ مغرب بھی اس پر شرم سے پانی پانی ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد کس قدر وحشی درندے، ظالم بھیڑیئے اور سانپ واژدھا سے زیادہ زہریلے بن کر اپنے جیسے لاکھوں نہیں کروڑوں انسانوں کو ڈستے رہے ہیں۔ اور انہیں پانی پینے کی بھی مہلت نہ دی۔

(2) مسلمانوں کو دہشت گرد، متعصب، تنگ نظر اور ظالم کہنے والے ذرا ہٹلر، میسولینی، سکندر اور دارا کے حالات کا جائزہ لیں۔ پھر موجودہ صدی میں امریکہ، برطانیہ، بھارت، اسرائیل اور دیگر مغربی اقوام جو جمہوریت کے نام پر افغانستان، عراق، فلسطین، کشمیر، بوسنیا، چیچنیا، کوسووو، ویت نام اور دیگر کئی کمزور اور مظلوم ممالک کے باشندوں کو جس بے رحمی اور سنگ دلی کے ساتھ کند چھری سے ذبح کر رہے ہیں کیا یہ تمام حکمران اور ان کی افواج انسان دوست مہربان، منصف مزاج، عدل و انصاف کے پیامبر اور انسانی عزت و وقار کے رکھوالے کہلوانے کے حق دار ہیں۔۔۔؟۔۔۔'' ہرگز نہیں!!!''

(3) پیغمبرِ اسلام، محسن انسانیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں امن و سلامتی پر مبنی انقلاب صرف 23 سال کے قلیل عرصہ میں لائے جو ہمہ گیر، جامع اور مکمل انقلاب تھا جس نے تاریخ انسانی کا رُخ پھیر دیا نہ صرف خطۂ عرب جو صدیوں سے جہالتوں اور بُت پرستی کی آماجگاہ تھا اسلامی انقلاب سے فیض یاب ہوا بلکہ روم و ایران اور پھر

بتدریج پوری دنیا آج تک اس کے فیوض و برکات اور مثبت اثرات سے بہرہ یاب ہو رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے اس صدیوں پر محیط اثرات سے لبریز سعی جمیلہ کے 23 سالوں کے دوران 259 مسلمان اور 759 غیر مسلم افراد کام آئے تو گویا کل 1018 انسانوں کی جانیں اس عظیم انقلاب میں کام آئیں اور اس کے مقابلے میں دنیا کے دیگر انقلابات کا جائزہ لیں جو کوئی مذہبی تذلیل کا بدلہ لینے کیلئے یا مزدوروں پر ظلم کے خلاف یا غیر ملکی تسلط کے خلاف یا سرمایہ داری یا استعماری قوتوں کے خلاف برپا کرنے کی خاطر شروع ہوا۔ اور ان کے زیادہ تر نتائج عارضی، وقتی، ہنگامی اور اقتدار ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ تک منتقل کرنے تک محدود رہے۔ اور ان تحریکوں میں سے ہر ایک میں لاکھوں اور کروڑوں مخلوق بڑی بے رحمی سے موت کے گھاٹ اتار دی گئی۔ کوئی بڑا طویل الاثر انقلاب رونما ہوا بھی تو زیادہ سے زیادہ ایک دو شعبوں میں تبدیلی لا سکا اور اس کی عمر بھی 80 یا 90 سال سے قطعاً زیادہ نہ ہو سکی۔ مگر آقائے دوجہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا سبز انقلاب کتنا ہمہ جہت، موثر، دیرپا اور امن و سلامتی پر مبنی ہے، کیا کوئی دنیا میں ایسی دوسری مثال پیش کی جاسکتی ہے۔۔۔؟۔۔۔'' ہرگز نہیں!!!''

(4) حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے مقابلے میں کیا کوئی دوسری ذات یا شخصیت پوری تاریخ انسانی میں سے پیش کی جاسکتی ہے جو اس قدر جملہ صفات، کامل و اکمل اور قابلِ تقلید ہو جس میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلقہ مکمل راہنمائی اور دستگیری موجود ہے۔۔۔؟۔۔۔'' ہرگز نہیں!!!''

تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانیء محمد ﷺ
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

(5) مسلمانوں کے مرشد و رہنما پر اعتراضات کرنے والے پہلے حضور ﷺ کی سیرت و کردار تو دیکھیں جو انسان تو رہے انسان بلکہ جانوروں کے حقوق پر بھی پورے ابواب

رقم کرواتے ہیں۔ایک دفعہ جب آپ ﷺ اپنی فوج کے ساتھ کسی شاہراہ پر سے گزر رہے تھے تو آپؐ نے پوری فوج کے ساتھ صرف اس لئے راستہ بدل لیا تھا کہ راستے میں ایک بلی اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی تھی، تو ایسا انسان جو ایک جانور کے بچوں کے حقوق کا اس قدر خیال کرتا ہے وہ وحشت و بربریت کی تعلیم کیسے دے سکتا ہے!

(6) پھر اعتراض کیا جاتا ہے کہ موجودہ دور کے مسلمان دہشت گرد ہیں، خودکش حملے کرتے ہیں۔ ظالم کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں تو مجھے بتائیں اگر یہی حال جو غیر مسلم کمزور مسلمانوں کا کر رہے ہیں اگر یہی حشر غیر مسلموں اور نام نہاد سُپر پاورز کا کیا جائے تو کیا وہ حملہ آوروں پر پھول برسائیں گے۔۔۔؟۔۔۔"ہرگز نہیں!!!"

(7) ایک سادہ سی حقیقت ہے کہ اگر کوئی عیسائی یا یہودی انفرادی یا اجتماعی طور پر حرام کاری کرے تو کیا یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت سیدنا عیسیٰؑ یا حضرت سیدنا موسیٰؑ نے نعوذ باللہ شرک، شراب نوشی، جوابازی، بدکاری، جھوٹ، فراڈ اور غلط کاری کی انھیں تعلیم دی ہوئی ہے۔۔۔؟۔۔۔"ہرگز نہیں!!!" اسی طرح اگر کوئی مسلمان کلمہ پڑھنے کے بعد بشری تقاضوں سے مغلوب ہو کر گناہ اور معصیت کی زندگی گزارتا ہے تو یقیناً یہ اُس کی ذاتی حماقت اور جہالت ہے وگرنہ آقائے دوجہاں نے تو امانت، دیانت، صداقت، شرافت، تقوی، راست بازی، صبر، شکر، توکل، عفو و درگزر، حقوق اللہ و حقوق العباد کی بجا آوری ظاہری اور باطنی طہارت و پاکیزگی وغیرہ کی تعلیم دی ہے جس پر قرآن اور خود صاحبِ قرآن کی سیرت گواہ ہے۔جس پر ہر قسم کی تسلی بھی کروائی جاسکتی ہے اور اپنوں اور بیگانوں نے حضور اکرم ﷺ کی فیض رسانی کا کھلم کھلا اعتراف و اظہار بھی کیا ہے۔

آیئے اب قدرے اختصار کے ساتھ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر کو سامنے رکھتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کے مندرجات کا تجزیہ کریں اور دنیا میں ہمہ گیر امن و سلامتی کی تحریک کا آغاز کریں جس کی تعلیم و تربیت مدنی تاجدار ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل دی ہے۔

اقوام متحدہ کا چارٹر اور خطبہ حجۃ الوداع

اقوام متحدہ نے بنیادی حقوق انسانیت کی نشاندہی کیلئے تمام دنیا کے مسائل کے پیش نظر بڑے غور و خوض کے بعد 1949ء میں چارٹر شائع کیا۔ جسے منشور حقوق انسانیت کے نام سے پکارا جاتا ہے اس چارٹر کی 30 دفعات ہیں ان میں صرف 12 دفعات ایسی ہیں جو انسانی حقوق کے اصول بیان کرتی ہیں ان میں 5 ایسی دفعات ہیں جن کا ذکر کرنا مناسب ہے:

☆ انسان آزاد پیدا کیا گیا ہے تمام انسان اپنے رتبے اور حقوق میں مساوی ہیں۔

☆ ہر انسان کو آزادی اور مکمل حقوق پیدائشی طور پر حاصل ہیں۔

☆ ہر شخص کو زندہ رہنے کی آزادی اور حفاظت کا حق حاصل ہے۔

☆ کسی انسان کو غلامی میں نہیں رکھا جائے گا۔

☆ کسی انسان کو اذیت نہیں دی جائے گی۔

یہ وہ منشور ہے جسے دور حاضر کے تمام مدبرین نے مل کر ترتیب دیا اس منشور کا عملی پہلو بہت تاریک تھا اقوام متحدہ اس منشور پر عمل نہ کرواسکی۔

آج سے چودہ سو سال پہلے حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی حقوق کا جو چارٹر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا دور حاضر کے مدبر مل کر بھی اس سے بہتر تیار نہیں کر سکتے اس چارٹر کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اسکی ہر دفعہ پر فوری عمل کر کے دنیا کے سامنے عملی نمونہ پیش کیا تھا۔

یہ خطبہ حریتِ انسانی کا بین الاقوامی منشور ہے اس میں نوع انسانی کو پہلی مرتبہ مساوات اور اخوت کے زرّیں اور ابدی اصول فراہم کیے گئے۔اس خطبہ نے انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلائی اور جو بندے خدائی مسند لینا چاہتے تھے انہیں بلندی سے اتار کر دوسرے انسانوں کے برابر کیا جو بندے ذلت و پستی اور ظلم و تشدد کا شکار تھے انہیں دوسرے انسانوں کے برابر کیا۔

حضور ﷺ نے تمام مناسک حج ادا فرمانے کے بعد 9 ذوالحج بروز جمعۃ المبارک سن 10 نبوی ﷺ کو میدانِ عرفات میں ظہر اور عصر بالقصر پڑھائیں جب دوپہر ڈھل گئی تو اونٹنی پر سوار ہوکر اہل ایمان سے خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ کی اس تاریخی تقریر کو خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ خطبہ اسلامی تعلیمات کا منشور اور لب لباب ہے یہ اسلام کے سیاسی سماجی اور تمدنی احکامات کا جامع ومرقع ہے اس کی مذہبی اور اخلاقی حیثیت لازوال ہے:

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا جو نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اک کملی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں

ظفر علی خاںؔ

بنیادی انسانی حقوق کا منشور (خطبہ حجۃ الوداع)

(1) حمد وثناء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتُوْبُ اِلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِی اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: "سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اس کی مدد چاہتے ہیں اسی سے معافی مانگتے ہیں اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اللہ ہی کے ہاں اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے تو پھر کوئی اسے بھٹکا نہیں سکتا اور جسے گمراہ کردے اس کو راہ ہدایت دکھا نہیں سکتا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور اکرم ﷺ نے اپنے کلام کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے فرمایا۔

(ii) عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے مولا کریم سے رشد و ہدایت کی درخواست کی۔

(iii) اسلامی تعلیمات کا پہلا سبق یعنی عقیدہ توحید ورسالت بیان فرمادیا۔

(2) خداخوفی اور بھلائی کی تاکید

اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَاَحُثُّکُمْ
عَلَی الْعَمَلِ بِطَاعَتِهٖ وَاَسْتَفْتِحُ بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ

ترجمہ: اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی تاکید اور اس کی اطاعت پر آمادہ کرتا ہوں اور میں اسی سے ابتداء کرتا ہوں جو بھلائی ہے۔

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) اسلامی عبادات میں تقویٰ کا وصف پیدا کرنا بنیادی ضرورت ہے اس کی طرف حضور ﷺ نے تاکید فرمادی۔

(ii) کل العالمین کے انسانوں کو بھلائی کی دعوت دی جو کہ نبیوں کا بنیادی مشن ہے۔

(3) وصال کی طرف اشارہ

اَیُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّیْ اُبَیِّنْ لَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ
لَعَلِّیْ لَا اَلْقَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا فِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا

ترجمہ: اے لوگو! میری بات غور سے سنو، میں تفصیل سے بیان کرتا ہوں مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں تم سے شاید اس قیام گاہ میں اس سال کے بعد پھر کبھی ملاقات کرسکوں۔

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضورِ اکرم ﷺ تکمیلِ دین والی آیت کے نزول پر سمجھ گئے تھے کہ اب اللہ سے حقیقی ملاقات کا وقت قریب ہے لہٰذا صحابہ کرامؓ کو متنبہ فرما دیا۔

(ii) آپ ﷺ نے اپنے وصال کی طرف اشارہ فرما کر اپنے خطبے کو گویا کہ اپنی آخری وصیت کا رنگ دے دیا۔

نگہ بلند ، سخن دلنواز، جاں پُر سوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کیلئے

اقبالؔ

④ ملی تفاخر کا خاتمہ (مساوات)

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِد" وَّاَبَاکُمْ وَاحِد" اَلا لَا فَضلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَّلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَّلَا اَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ وَلَا اَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی کُلُّکُمْ اَبْنَآءُ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنَ التُّرَابِ

ترجمہ: لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ (حضرت آدم علیہ السلام) ایک ہے کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، گورے کو سیاہ پر اور سیاہ کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے۔

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) اس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسانی مساوات اور برابری کا وہ پیغام دیا جو پندرہ سو سال بعد اقوامِ متحدہ کے نام نہاد ٹھیکیداروں نے آج وضع کیا ہے۔

(ii) آقائے دوجہاں ﷺ نے گورے اور کالے عربی اور عجمی کے اس فرق کو ہمیشہ کیلئے مٹا دیا جس میں ابھی تک پورا یورپ الجھا ہوا ہے۔

(iii) اولادِ آدم کو یقین دہانی کرا دی کہ تم سب ایک ماں اور باپ سے جنم لینے والے انسان ہو جن کو رنگ و نسل کی بنیاد پر ایک دوسرے پر تفاخر کرنے کا ہرگز کوئی حق اور جواز نہیں ہے۔

(iv) حضورِ اکرم ﷺ نے فطری معیارِ برتری بھی بیان فرما دیا جس پر کسی بھی انسان کو ہرگز ہرگز اعتراض نہیں ہو سکتا وجہ افتخار صرف خدا خوفی اور مخلوقِ خدا سے بڑھ چڑھ کر پیار کرنا ہے۔

⑤ جان و مال اور عزت کا احترام

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ حَرَام" عَلَیْکُمْ اِلٰی اَنْ تَلْقُوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَتِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلْدِکُمْ ھٰذَا اَلا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضَلَالًا لَا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ

ترجمہ: ''لوگو! تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تمہارے رب سے ملنے تک یعنی قیامت تک ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسا کہ تمہاری آج کے دن کی اس مہینے کی اور اس شہر کی حرمت ہے۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے رہو اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔''

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) بنیادی انسانی حقوق میں جان، مال اور عزت کی حفاظت وقدر و منزلت سب سے اہم اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور دنیا کی ہر مہذب ریاست اپنے آئین و دستور میں اسی کو بنیاد بناتی ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے اپنے اس تاریخی خطبہ میں ہر انسان کی جان، مال اور عزت کو اسی طرح محترم ٹھہرایا جس طرح ماہ ذوالحج، 9 ذوالحج کا دن اور حرم مکہ مکرمہ عقیدت واحترام کا مرکز ہیں۔

(ii) آپ ﷺ نے جنگ وجدل اور ظلم وتعدی سے سختی سے روک دیا اور یہ بات سمجھا دی کہ ہر انسان کو اپنے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

(iii) آپ ﷺ نے اس جگہ یہ بھی باور کرایا کہ ہر انسان کو اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرنا چاہیے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بالآخر حاضر ہو کر اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا اسی دن کو یومِ حساب کہتے ہیں۔

⑥ جاہلیت کے جھگڑوں کا خاتمہ

اَلا کُلُّ شَیءٍ مِّنْ اَمرِ الْجَاهِلِیَّةِ تَحتَ قَدَمَیَّ مَوضُوعٌ" وَاِنَّ دِمَاءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوضُوعَةٌ" وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ عَامِرِ ابْنِ رَبِیعَةَ ابْنِ حَارِثٍ

ترجمہ: ہاں! جاہلیت کے تمام دستور آج میرے پاؤں تلے ملیامیٹ ہیں۔ جاہلیت کے تمام قتل وخون کو ملیامیٹ کرتا ہوں سب سے پہلے اپنے (خاندان) کے خونوں میں سے عامر بن ربیعہ بن حارث کا خون (قتل) کالعدم قرار دیتا ہوں (عامر بن ربیعہ بن حارث قبیلہ بنو سعد میں شیرخوارگی کے ایام گزار رہا تھا اسے قبیلہ ھذیل نے قتل کر دیا تھا۔)

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور اکرم ﷺ نے قبل از اسلام قائم ہونیوالی تمام دشمنیوں کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دینے کا اعلان کر دیا اور اس کا آغاز اپنے خاندان کے عامر بن ربیعہ بن حارث کے قتل کی معافی سے خود فرمایا۔

(ii) خطہ عرب میں مختلف قبائل کے درمیان معمولی معمولی تنازعات پر سالہا سال قتل و غارت کا بازار گرم رہتا تھا آقائے دوجہاں ﷺ نے جاہلیت کی ایسی ذلیل رسومات اور تفاخرات کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ملیامیٹ فرمادیا۔

⑦ زمانہ جاہلیت کے سود باطل کرنا

وَاِنَّ رِبَاءِ الْجَاهِلِیَّةِ مَوضُوعٌ" لَکُمْ رُءُوسُ اَمْوَالِکُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَاتُظْلَمُوْنَ وَاِنَّ اَوَّلَ رِبَا اَبْدَاُ بِهٖ رِبَا عَمِّی (اَوَّلَ رِبَا اَضَعُ مِنْ رِبَائِنَا) عَبَّاسَ ابْنِ عَبْدُالْمُطَّلِب

ترجمہ: "اور بے شک زمانہ جاہلیت کا سود موقوف کر دیا گیا ہے اصل سرمائے تمہارے ہیں نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ بیشک سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود موقوف کرتا ہوں۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) سودی نظام، امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب سے غریب تر بنانے کا استحصالی نظام ہے جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکمل طور پر کالعدم کر دیا۔

(ii) دولت کی منصفانہ تقسیم ہی معاشرے میں حقیقی معاشی استحکام کے قیام کا سب سے بڑا ذریعہ ہوتا ہے اپنے تاریخی خطبہ کی بنیاد پر اسے اسلامی ریاست کے اندر بطور موثر علاج تجویز کر دیا۔

(iii) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کارِ خیر کا آغاز یوں کیا کہ اپنے حقیقی چچا کے تمام سودی کاروبار کو یکسر ختم کر دینے کا اعلان کر دیا اور قول وعمل میں یگانگت پیدا فرمادی جیسا کہ آپ کا ہمیشہ کیلئے یہی طریقہ مبارک تھا۔

⑧ امانت کی تاکید

اَلا فَمَنْ کَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَانَةٌ" فَلْیُؤَدِّهَا مِنِ ائْتَمَنَهٗ عَلَیْهَا

ترجمہ: "سنو! جس کے پاس کسی کی امانت ہو پس اسے چاہیے کہ وہ لوٹا دے اس کو جس نے وہ امانت تمہارے پاس رکھی ہے۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) امانتوں کی حفاظت کرنا اوران کوان کے مالکوں تک پہنچانا۔کسی انسان کی عظمت و بلندی ظاہر کرتی ہے۔ہجرتِ مدینہ کے موقعہ پر اہلِ مکہ کی شدید مخالفت کے باوجود آپ ﷺ نے دشمنانِ اسلام کی جملہ امانتیں حضرت علی المرتضیٰؓ کے سپرد کیں اورکہا کہ امانتوں کواُن کے اصل حقداروں تک پہنچانے کے بعد مدینہ تشریف لانا۔

(ii) امانت چاہے مال کی صورت میں ہویا عہدہ و اقتدار کی صورت میں،قومی وملکی اختیارات کی صورت میں ہو یا اپنی آل اولاد کی تعلیم وتربیت کی صورت میں اس کی حفاظت اوردرست ادائیگی بہرحال ضروری ہے۔

(iii) اگرکسی معاشرے میں امانت کی پاسداری کاعمل شروع ہوجائے تو وہ دنیا میں جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔

⑨ جاہلیت کے اعزازات کاخاتمہ

وَاِنَّ مَاثِرَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ" غَيْرَ السِّدَانَةِ وَالسِّقَايَةِ وَالْعَمَدُ قَوَد"

ترجمہ: " اور بے شک جاہلیت کے اعزازات (یادگاریں) منسوخ اور پامال ہیں سوائے خدمت حاجیاں، چاہ زمزم کے پانی پلانے اور پاسبانی بیت اللہ کے اعزاز کے۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس تاریخی خطبہ میں زمانہء جاہلیت کی یادگاروں اوردیئے ہوئے اعزازوں کوختم فرمانے کااعلان کیاجوکہ اس بات کی علامت ہے کہ اسلام محض اپنے ماننے والوں کوقبول اسلام کے بعدصرف ظاہری عہدے اوراقتدار پر اترانے کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت اور کفر میں دیئے گئے اعزازت کوبھی ختم کرتا ہے۔

(ii) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس فرمان عالیشان میں جواعزاز کامعیار عطافرمایا ہے وہ سارے عالم اسلام کیلئے آج بھی معیارعزت وبزرگی ماناجاتا ہے۔حاجیوں کی خدمت بذات خودایک بہت بڑی نیکی ہے۔اللہ کے مہمانوں کی خدمت دل وجان سے کرنا،زم زم کے کنویں سے پانی نکال کر پلانا اوراللہ کے گھر کی حفاظت اورانتظام و انصرام کے لئے اپنے آپ کووقف کردینا امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک سب سے بڑے اعزاز ہیں۔

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے
اقبالؔ

⑩ عورتوں کے حقوق وفرائض

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لِنِسَاءِ كُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقًّا فَعَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ غَيْرَكُمْ وَلَا يُدْخِلْنَ تَكْرَهُوْنَه، بُيُوْتَكُمْ اَحَدًا اِلَّا بِاِذْنِكُمْ وَلَا يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنِ انْتَهَيْنَ وَاَطَعْنَكُمْ فَعَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنَّمَا النِّسَاءَ عِنْدَكُمْ عَوَانٍ" لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِى النِّسَاءَ وَاسْتَوْصُوْا بِهِنَّ خَيْرًا

ترجمہ: "لوگو! تمہاری عورتوں کا تم پرحق ہے اور تمہارا ان پرحق ہے۔تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر کوکسی دوسرے سے پامال نہ کرائیں اورتمہاری اجازت کے بغیر کسی ایسے آدمی کوتمہارے گھر نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہواورکوئی بے حیائی کا کام نہ کریں اگر وہ ایسا کریں تو اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ انہیں اپنے بستروں سے الگ کردو، اور انہیں اس طرح مارو کہ کوئی نشان نہ پڑے اگر باز آجائیں اور تمہاری

اطاعت کرنے لگیں تو تمہارے ذمہ دستور کے مطابق ان کا نفقہ ولباس ہے۔ عورتیں تمہارے پاس پابند ہیں اپنے لئے کوئی اختیار نہیں رکھتیں۔ اللہ کی امانت کے طور پر تم نے انہیں حاصل کیا اور اللہ کے کلمہ سے تم نے انہیں اپنے لئے حلال کر لیا ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرو۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالیشان تمام دنیا کی خواتین کیلئے ایک نہایت جامع قانون کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو آپ ﷺ کا یہ فرمان قیامت تک کیلئے قابل عمل اور تمام زمانوں پر محیط نظر آئے گا:

(i) حضور ﷺ نے اپنے اس تاریخی خطبے میں ارشاد فرمایا کہ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

(ii) تمہاری بیوی کا پہلا فرض اپنی عزت وعصمت کی حفاظت کرنا ہے اور تمہارے گھر کو ایسے شخص کے داخلے سے روکنا ہے جسے تم اچھا نہیں سمجھتے اور ہر بے حیائی اور بے پردگی سے بچنا ہے۔

(iii) خطہء عرب میں عورتوں کے حقوق کی پائمالی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی۔ ایسا معاشرہ جو عورت کو سب سے ذلیل وکمتر مخلوق خیال کرتا تھا حضور ﷺ کے اس فرمان سے عورتوں کے لئے حقوق اور ان کے لئے ضابطہء حیات کا تعین ہوا۔

(iv) فرمایا کہ اگر تمہاری عورتیں تمہاری اطاعت نہ کریں تو پہلی سزا انہیں یہ دو کہ انہیں اپنے بستر سے الگ کر دو۔ ایک موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا۔

(v) اگر تمہاری بیوی کوئی ایسا جرم کرے جسے تم برداشت نہ کر سکو اور اسے سزا دینا لازم سمجھو تو دیکھو ایک بالشت کی روئی کی چھڑی بنا کر ان کی پشت پر مارو اگر تم مارنا چاہتے ہو۔
حضور ﷺ نے یہاں روئی کی چھڑی کا ذکر فرما کر یہ شرم دلائی ہے کہ کبھی بھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھانا کتنا بڑا ظلم ہے۔

(vi) فرمایا کہ تم پر تمہاری بیویوں کا حق یہ ہے کہ تم ان کے کھانے پینے، پہننے اور ضروریات زندگی کا کما حقہ خیال رکھو کیونکہ تم ان پر حاکم ہو اور وہ تمہاری محکوم ہیں۔ ان کے حقوق کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

(11) غلاموں کے حقوق

اَرِقَّآءَ کُمْ اَرِقَّآءَ کُمْ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاکُلُوْنَ وَاکْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ فَاِنْ جَاءُ وَابِذَنْبٍ لَاتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَغْفِرُوْهُ فَبِیْعُوْا عِبَادَ اللّٰهِ وَلَاتُعَذِّبُوْهُمْ

ترجمہ: "اپنے غلاموں کا، اپنی لونڈیوں کا (اپنے ماتحتوں کا) پورا پورا خیال رکھو تم انہیں کھانا کھلاؤ اس میں سے جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں لباس پہناؤ جیسا لباس تم خود پہنتے ہو۔ اگر ان سے کوئی گناہ خطا سرزد ہو جائے جسے تم معاف کرنا نہیں چاہتے تو انہیں کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ دو وہ اللہ کے بندے (غلام) ہیں تم انہیں سزا نہ دو۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور ﷺ کا یہ فرمان عالیشان غلاموں کے حقوق واضح کرتے ہوئے غلاموں کیلئے ایک قطعہ نایاب کی حیثیت رکھتا ہے۔
ایک موقع پر کسی صحابیؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ سے دریافت فرمایا کہ میں اپنے غلام کا قصور ایک دن میں کتنی بار معاف کروں؟ فرمایا۔ ستر بار

(ii) حضور ﷺ نے اپنے خادم حضرت انسؓ کو کبھی نہیں جھڑکا نہ کبھی تلخ لہجے میں ان سے بات کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے خادموں کو اپنے سے کم تر نہ سمجھو بلکہ انہیں اپنے جیسا پہناؤ اور کھلاؤ۔

(iii) آپ نے غلام کو سزا دینے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اگر تم انہیں برداشت نہ کر سکو تو انہیں کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ دو مگر سزا نہ دو۔

⑫ قصاص اور دیت کے احکام

وَشِبْهُ الْعَمَدِ مَاقُتِلَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ مِائَةُ بِعِيْرٍ فَمَنِ ازْدَادَ فَهُوَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ

ترجمہ: ”قتل عمد میں قصاص ہوگا۔ شبہ میں کسی کو لاٹھی یا پتھر سے مار ڈالا جائے اس میں سو اونٹ (بطور دیت) دینے ہونگے جو اس پر اضافہ کرے گا وہ جاہلیت کا کام ہوگا۔“

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) انسانی معاشرے میں حقوق ومفادات کا تصادم ایک فطری عمل ہے۔ اپنے اس عظیم الشان خطبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قتل خطا اور قتل عمد کے بارے میں کھلا فیصلہ سنا دیا تا کہ کوئی جھوٹی یا جعلی روایت کو بہانہ بنا کر کبھی بھی اس حکم کو نظر انداز نہ کر سکے۔ کیونکہ قتل کا بدلہ قتل ہوتا ہے اور غلطی سے مارے گئے کے لئے دیت ہے جو سابقہ روایات کے مطابق سو سرخ اونٹ بنتے ہیں۔

(ii) اس فرمان سے یہ بھی پتہ چلا کہ آقائے دو جہاں ﷺ کی نظر میں انسانی جان کس قدر محترم ہے۔ اور آپ ﷺ مظلوم کی دادرسی اور ظالم کی گوشمالی کرنے میں کس قدر حاضر باش ہیں۔

⑬ وراثت اور وصیت کے احکام

اِنَّ اللّٰهَ قَدْاَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍ حَقَّه‘ فَلَاوَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيْبَه‘ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَلَا يَجُوْزُ وَصِيَّةٌ“ فِىْ اَكْثَرِمِنَ الثُّلُثِ

ترجمہ: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے (وراثت میں) ہر حق دار کو اس کا حق عطا کر دیا ہے پس کسی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا اے لوگو! اللہ نے وراثت میں سے ہر وارث کا حصہ خود تقسیم کر دیا ہے کل ترکے کی تہائی سے زیادہ وصیت جائز نہیں“ ہے۔

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) انسانی معاشرے میں جس قدر ناانصافی وراثت اور ترکہ کے ضمن میں رونما ہوتی ہے۔ شاید ہی کسی دوسرے شعبہ میں اس قدر بے اعتدالیاں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا آقائے دو جہاں ﷺ نے ظلم، ناانصافی اور ذاتی پسند وناپسند کی بناء پر تقسیم وراثت کے سارے نظام کو یکسر مسترد کر دیا اور حقوق انسانیت کا احترام کرتے ہوئے ہر حصہ دار کو وراثت و ترکہ میں ان کے حقیقی وفطری تعلق کی بناء پر اسے مقرر فرمایا۔

(ii) اس فرمان سے جہاں بے شمار خاندانی جھگڑے جوزن، زر اور زمین کی پیداوار ہوتے ہیں آپ نے حل فرمادیئے بلکہ بڑی تاکید کے ساتھ سختی سے اس پر عمل کرنے کا حکم دیا اگر آج کے مہذب معاشرے اس فرمان عالیشان پر دل وجان سے عمل پیرا ہو جائیں تو عدالتوں کے 15 فیصد مقدمات اور خاندانی رقابتوں کے 100 فیصد مسائل حل ہو جائیں۔

⑭ حسب ونسب کے قوانین

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَمَنْ اِدَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْف“ وَّلَاعَدْل“

ترجمہ: ”لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ زانی کے لئے پتھر ہے۔ جو اپنا نسب اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے یا غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے بدلہ (صدقہ) اور معاوضہ قبول نہیں کیا جائے گا (یعنی اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا)۔“

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حسب ونسب کے تعین کا تعلق نکاح اور ازدواجی زندگی کے ساتھ وابستہ ہے لیکن بدقسمتی سے یورپ کی اکثریت حسب ونسب کے تقدس کو یکسر بھلا چکی ہے اور بعض ناسمجھ اور ناعاقبت اندیش کلمہ پڑھنے والے بھی اس کی اہمیت سے آگاہ نہیں ہیں۔

(ii) بچی اور بچے کی نسل ہمیشہ باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے لہٰذا جس کے بستر پر بچہ آئے گا وہ اس کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

(iii) قرآن پاک میں بھی اس حقیقت کا انکشاف اس طرح کیا گیا کہا اللہ تعالیٰ نے قبیلے اور گروہ بنائے تاکہ ایک دوسرے کا تعارف اور پہچان کی جاسکے جو اس پہچان کو بدکاری، اور زناکاری کے ذریعے ملیامیٹ کرنا چاہتے ہیں وہ حقیقت میں شرف انسانیت کے کھلے دشمن ہیں اور انسان کو لاوارث بچوں کی طرح آوارہ جانوروں، کتوں اور خنزیروں میں شامل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ باپ کی شفقت کے بغیر بچے کی تعلیم وتربیت اور زندگی کی روح معدوم ہوجاتی ہے۔

(iv) افراط وتفریط سے بچتے ہوئے فتح مکہ کے موقعہ پر یہ بھی فرمایا کہ ''اے قریش عرب اپنے نسلی تفاخر سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں گوبر کے کالے کیڑے سے زیادہ حقیر کردے گا''

(v) اب اس ارشاد کے بعد مزید کسی تبصرے کی چنداں حاجت نہیں رہتی۔

(15) اطاعتِ امیر کا حکم

اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ "مُجَدَّعٌ" اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا

ترجمہ: ''اگر تم پر کوئی سیاہ فام (حبشی) چپٹی ناک والا غلام امیر بنادیا جائے اور وہ تمہیں کتاب اللہ کے مطابق عمل کرائے (یعنی اللہ کی کتاب کے مطابق قیادت کرے) اس کے (احکام) کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔''

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس فرمان عالیشان میں امیر اور امام کی اہمیت واضح فرمائی ہے اور اسلام کے تصور امارت کو واضح فرمایا ہے۔

(ii) ایک جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ واسلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے دو بندے ہی کیوں نہ سفر پر نکلیں تو چاہیے کہ ان میں ایک امیر بنادیا جائے۔

(iii) آپ ﷺ نے ذات پات اور رنگ ونسل کی بیخ کنی یہ کہہ کر فرمادی کہ بے شک تمہارا امیر چپٹی ناک والا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی اطاعت تم پر فرض ہے۔

(iv) ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ امیر کے لئے شریعت کے مطابق دین پر عمل کرنا لازمی اور اشد ضروری ہے اگر امیر شرعی قوانین کے مطابق چلتا ہے تو اس کی پیروی کرو ورنہ چھوڑ دو۔

(16) چند معاشی قوانین

اَلَا لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَلدَّيْنُ مَقْضِيٌّ" وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ" وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ" وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ"

ترجمہ: ''سنو! عورت (بیوی) کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو نال دے۔ قرض ادا کیا جائے۔ استعمال کے لئے لی گئی چیز (عاریتاً) واپس کی جائے۔ عطیہ لوٹا دیا جائے اور ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔''

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اس تاریخی تقریر میں ان تمام معاشی قوانین کا خلاصہ بیان فرمایا جو کہ اسلامی معاشرے کی بنیاد اور ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(ii) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورت کو بیوی کی حیثیت سے منع فرمایا کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر شوہر کے مال میں سے کچھ لے۔ میاں بیوی کا رشتہ محبت واعتماد کا

رشتہ ہے اور ایسا عمل چونکہ دونوں میں اعتماد کی کمی کا سبب بن سکتا تھا اس لئے آپ ﷺ نے اس عمل سے سختی سے منع فرمایا۔

(iii) دوسرے نمبر پر آپ نے قرض لینے والوں کو تاکید فرمائی کہ قرض جلد سے جلد ادا کیا جائے اور اس معاملے میں جان بوجھ کر دیر نہ کی جائے۔

(iv) پھر آپ نے عارضی طور پر مانگی گئی چیزوں کو واپس کرنے کی بھی تاکید فرمائی۔

(v) آپ ﷺ نے ضمانت دینے والوں کو خبردار فرمایا کہ ضامن اس بات کا ذمہ دار ہے کہ مطلوبہ مدت پوری ہونے کے بعد تاوان ادا کرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان سے یہ پتہ چلا کہ ضامن بھی بیع میں پوری طرح شامل ہے اور بیع کے درست ہونے کا ذمہ دار ہے۔

(17) حرام مہینوں کا تعین

اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ "حُرُمٌ" ثَلَاثَةٌ"
مُتَوَالِيَاتٌ" ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحَجَّةِ وَرَجَبُ

ترجمہ "سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں ان میں سے چار حرمت والے ہیں تین تو مسلسل (پے درپے) ہیں یعنی ذیعقدہ، ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا رجب ہے۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلامی سال کا تعین فرما رہے ہیں اور اسلامی سال کے کچھ مہینوں کو خاص طور پر اہم اور ضروری قرار دے رہے ہیں۔ اسلامی سال کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس کو زمانہ جاہلیت میں بھی حرمت والا مہینہ سمجھا جاتا تھا۔ دوسرے نمبر پر آپ نے رجب پھر ذوالقعدہ اور آخر میں ذوالحج کا ذکر فرمایا۔

(ii) حلت وحرمت کا بنیادی مقصد امن وسلامتی کو فروغ دینا ہے کہ کشت وخون کی بجائے سکون واطمینان کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

(18) اعمال کی ذمہ داری

اَلَا لَا يَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِیْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ"
عَلٰى وَالِدِهٖ

ترجمہ: "جان لو! ہر مجرم کے گناہ کا وبال اسی پر ہے جس نے وہ جرم کیا ہے باپ کے جرم کا بیٹا ذمہ دار نہیں ہے اور نہ بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار ہے۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی جدید نظریہ قانون کی بنیاد سمجھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی یہ فطرت سلیمہ ہے کہ کبھی بھی کسی جان پر ظلم اور زیادتی نہیں کی جاتی اور نہ ہی کسی کے جرم کی سزا کسی اور کو دی جاسکتی ہے۔

(ii) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر فرمادیا کہ ہر جرم اور گناہ کرنے والا اپنے جرم کی سزا خود بھگتے گا نہ کہ کسی اور کو اس کے جرم کی سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اگر باپ جرم کرتا ہے تو وہ خود قصوروار ہے اس کا بیٹا نہیں۔ اسی طرح اگر بیٹا خطاوار ہے تو سزا اسے ملے گی اس کے باپ کو نہیں۔

(iii) موجودہ معاشروں میں اگر کسی خاندان کا کوئی فرد جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو ملزم کے سارے خاندان کو ٹینشن کی سولی پر چڑھا دیا جاتا ہے مرد عورت کی تمیز کیے بغیر ملزم کے گناہ کی سزا میں سارے گھر والے دھر لیے جاتے ہیں۔

(iv) آقائے دوجہاں ﷺ نے اصل مجرم کی گرفت کی طرف مبذول کروائی بلکہ اہلِ خانہ کو بے جا خوار اور رسوا کرنا سخت ناپسند کیا ہے۔

⑲ صغیرہ گناہوں سے بچنے کی تاکید

اَلاوَاِنَّ الشَّیطَانَ قَدْاَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَااَبَدًاوَلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَہٗ طَاعَۃٌ فِیْ مَاتَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی بِہٖ

ترجمہ: ”سنو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں اب اس کی عبادت کی جائے گی البتہ اس کی اطاعت ہوگی ایسے اعمال میں جنہیں تم حقیر جانتے ہو۔ (یعنی جسے تم چھوٹا گناہ خیال کرتے ہو) پس وہ اسی پر خوش ہوگا“

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس فرمان عالیشان میں صغیرہ گناہ سے بچنے کی تاکید فرما رہے ہیں ارشاد فرمایا کہ چھوٹے گناہوں سے بچو بعض اوقات چھوٹا گناہ انسان کو جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینکنے کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔

مزید ارشاد فرمایا کہ بعض دفعہ انسان کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے کہ اس کو بظاہر وہ معمولی بات سمجھتا ہے لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ اسے جہنم کی تہوں میں گرا دیتا ہے۔

(ii) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد گرامی سے یہ بھی پتہ چلا کہ شیطان اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ انسان صغیرہ گناہ میں مشغول ہو۔ یہ اس لئے کہ انسان اس گناہ کو معمولی خیال کرتے ہوئے کرتا چلا جاتا ہے اور وہ صغیرہ گناہ بالآخر کبیرہ گناہ میں بدل کر انسان کو اللہ اور ہدایت کے راستے سے دور کر دیتا ہے۔

(iii) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان عالیشان میں واضح طور پر اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت شرک جیسے گناہ کبیرہ میں بحیثیت مجموعی ملوث نہیں ہوگی لہٰذا جو عقل کے اندھے آپ کے امتیوں پر شرک اور مشرک ہو جانے کے فتوے لگاتے ہیں انہیں حضور ﷺ کے اس ارشاد پاک سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور اپنی روش درست کرنی چاہئے۔

(iv) خواہشات نفس کی پوجا پاٹ بھی شرک خفی میں شامل ہے لہٰذا اس سے بچنے کا چارہ کرنا ہر صاحبِ ایمان پر لازم ہے۔

⑳ فرائض کی ادائیگی کی یاد دہانی

اِتَّقُوااللّٰہَ رَبَّکُمْ وَصَلُّوْاخَمْسَکُمْ صُوْمُوْاشَھْرَکُمْ اَدُّوْزَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَحُجُّوْابَیْتَ رَبِّکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَااَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْنَ جَنَّۃَ رَبِّکُمْ

ترجمہ: اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے پنجگانہ نمازیں پڑھو ماہ رمضان کے روزے رکھو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اپنے رب کے گھر کا حج کرو جب تمہیں کوئی حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

رشحاتِ امن وسلامتی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی سارے دین اسلام کا احاطہ کرتا ہوا نظر آتا ہے:

(i) اوّل آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ کا خوف ہر عبادت اور ہر بندگی کی بنیاد ہے۔

(ii) دوم فرمایا کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو۔ کیونکہ نماز دین کا ستون ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا کفر کرتا ہے۔

(iii) سوم فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے رکھنا تم پر لازم ہے روزے جیسی جامع عبادت انسان کو اللہ کے قرب کے اعلیٰ مقامات تک لے جانے میں نہایت مددگار رہتی ہے۔

(iv) چہارم آپ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ اسلامی معاشی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور اسلامی معاشرے میں معاشی توازن کیلئے اشد ضروری ہے۔

(v) پنجم آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم پر حج کرنا فرض ہے۔ صاحب استطاعت مسلمان کیلئے حج ادا کرنا ضروری ہے۔

ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ حج کیلئے جا سکے لیکن وہ حج کیلئے نہیں جاتا تو وہ بے شک یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

(vi) مزید ارشاد فرمایا کہ یہ سارے اللہ کے دیئے ہوئے احکام ہیں جو انہیں بجالائے گا اللہ کی جنت کا حقدار ہوگا۔ جیسا کہ علامہ اقبالؒ کا ارشاد ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
اقبالؔ

㉑ کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامنے کی تاکید

اِعْقِلُوْا اَیُّھَا النَّاسُ قَوْلِیْ فَاِنِّیْ قَدْ بَلَّغْتُ فَقَدْ تَرَکْتُمْ فِیْکُمْ مَّا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ فَلَنْ تَضِلُّوْ اَبَدًا اَمْرًا بَیِّنًا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ وَفِیْ رِوَایَتٍ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ رَسُوْلِہٖ

ترجمہ: ''لوگو! میری بات خوب سمجھ لو، میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا ہے پس میں تمہارے درمیان (دو) ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہوگے (یعنی سختی سے عمل کروگے) تو تم پھر کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے وہ واضح اور روشن ہیں یعنی اللہ کی کتاب قرآن مجید اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔ ایک اور روایت ہے کہ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں تم ہرگز بھی گمراہ نہیں ہوگے جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھوگے وہ ہیں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔''

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس ارشاد گرامی میں قرآن پاک کی اہمیت اور فضیلت کا ذکر فرما رہے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ تم گمراہ نہیں ہوسکتے اگر دو چیزوں کو مضبوطی سے تھام لو یعنی ان پر عمل کرو۔ ایک قران پاک دوسرا میری سنت یعنی میرا طریقہ۔

(ii) قرآن پاک کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو اس نے اپنی مخلوق کو پیش کیا ہے آپ ﷺ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ کے کلام کو سمجھنے کا حق یہ ہے کہ اس کو دل وجان سے اپنایا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

(iii) قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے تمہارے نبی ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کو نمونہ بنا کر پیش کر رہے ہیں کہ تمہارے سارے نیک عملوں کی کسوٹی صرف اور صرف میرے نبی ﷺ کی سنت پر عمل ہے۔

حضرت علامہ ابن جوزیؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب تلبیس ابلیس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عالم واقعہ میں دو شیطانوں کو باتیں کرتے سنا۔

ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ ہر نفس کے غلام کو ہم اپنی انگلیوں پر نچاتے ہیں چاہے کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو مگر جو ہم پر بھاری ہوجاتا ہے وہ سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے والا ہوتا ہے:

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن — اقبالؔ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں — اقبالؔ

㉒ صحابہ کرامؓ کی شہادت

هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا نَعَمْ نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَيَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

ترجمہ: ''کیا میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا ہے آپ نے تین مرتبہ پوچھا۔ صحابہ کرام نے کہا ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا ہے اور حق (نبوت) ادا کر دیا ہے اور پوری خیر خواہی فرما دی ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی شہادت

کی انگلی کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور اسے (انگلی کو) لوگوں کی طرف جھکایا اے اللہ گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ سے گواہی طلب فرمائی کہ میں تم تک اللہ کا دین پہنچا چکا ہوں یا نہیں۔ تمام صحابہؓ نے بیک زبان ہو کر ارشاد فرمایا کہ ہم تک دین پہنچا چکے ہیں اور نبی ہونے کا حق ادا فرما دیا ہے۔

(ii) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات میں اللہ تعالیٰ کو بھی گواہ بنایا اور تین دفعہ ارشاد فرمایا کہ اے اللہ گواہ رہنا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔

(iii) آپ ﷺ کے اس ارشاد اور اہتمام سے یہ اندازہ لگانا آسان ہوگا کہ فرض کی ادائیگی بندے کیلئے کتنی ضروری ہے۔ وہ فرض اللہ کی طرف سے ہو یا مخلوق کی طرف سے۔

(iv) اس فرمان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب تک فرض کی ادائیگی کا حق ادا نہ ہو جائے انسان قطعاً چین سے نہ بیٹھے۔

(v) موجودہ دور میں ہر انسان اپنے حقوق کی بات کرتا ہے فرائض کی ادائیگی کا تصور نظروں سے اوجھل رہتا ہے جو کہ پُرسکون معاشرے کی اصل اساس ہے۔ اگر یہ فرد اپنے فرائض کی بجا آوری میں لگ جائے تو اُس کے حقوق بھی از خود فراہم کئے جائیں کیونکہ حقوق وفرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ انہیں ایک دوسرے سے ہرگز جُدا نہیں کیا جاسکتا۔

(23) پیغام پہنچانے کا حکم

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

ترجمہ: "پس جو یہاں موجود ہیں وہ اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔"

رشحاتِ امن وسلامتی

(i) یہ خطبہ اہل اسلام کو اسلام کی عالمگیر اور آفاقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتا ہے کیونکہ اسے خالق کائنات نے انسانوں کی ہدایت کیلئے نازل کیا ہے جو دنیا کے تمام نظاموں سے برتر ہے لہٰذا اسی موقعہ پر خالق کائنات نے آخری وحی نازل فرمائی اور تکمیل دین کی نوید دی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِينًا (المائدہ:3)

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔"

(ii) آپ ﷺ نے اس تاریخی خطبہ کا اختتام اس ارشاد پر فرمایا کہ جو میرے ان ارشادات کو سنے وہ آگے اس کو سنائے جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔

(iii) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی روشنی میں آپ کا ہر اُمتی مبلغ ہے اور اس کا یہ فرض ہے کہ آپ ﷺ کی بات کو اپنے تک محدود نہ رکھے بلکہ آگے پہنچائے۔

(iv) معاشرے کی اصلاح وترقی کیلئے ضروری ہے کہ خیر کی بات ہر کوئی کرے۔ یہ صرف مولوی صاحب یا پیر صاحب کا پیدائشی فرض نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے ہر امتی کو اصلاح احوال کیلئے اوامر ونواہی کی ترویج کا پابند بنایا ہے۔

(v) اگر ایمان داری سے دیکھا جائے تو معاشروں میں پھیلی ہوئی بدنظمی اور خباثت کے پیچھے ایک بڑا محرک یہی کارفرما ہوتا ہے کہ کسی نے معاملے کی درستگی واصلاح کیلئے کوئی سنجیدہ کوشش ہی نہ کی۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ "اگر تم میں سے کوئی گناہ دیکھے تو اُسے ہاتھ سے روک دے اور اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے اور اگر اتنی بھی ہمت نہ ہو تو اُسے دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی ظلم و معصیت دیکھ کر اُسے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کھاتے میں ڈال دیتا ہے کہ ہمیں کیا لگے۔ خود حکومت اور پولیس حرکت میں آئے۔ حالانکہ اصلاح احوال کا عمل اجتماعی کاوش سے پورا ہو سکتا ہے لہذا آقائے دو جہاں ﷺ نے اسی امر کی طرف تاکید فرمائی ہے کہ میرا ہر امتی میرا اور میرے دین کا نمائندہ ہے۔

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے
(اقبالؒ)

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا (اقبالؒ)

بین الاقوامی امن کیسے قائم ہو۔۔۔؟

معزز قارئین کرام! اس وقت پوری دنیا سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ ہر قوم دوسری قوم کو کوس رہی ہے، ہر ملک اپنی بدامنی اور بدنظمی کا نزلہ وزکام دوسرے ملک پر ڈالنے کے درپے ہے۔ امیر طبقہ غریبوں کے نازنخروں کا شاکی ہے اور غریب امیروں کو راتوں رات کنگال ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں اور ان کی ساری دولت پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے آرزوئیں بھرلانے کی حسرتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس کھینچا تانی اور رسہ کشی کے مہیب ماحول میں امن وسلامتی، لطف و کرم ایثار و قربانی، وفاشعاری وقناعت کا جنازہ نکلتا جا رہا ہے۔ آیئے ذرا حقیقت پسندی کے ساتھ حالاتِ حاضرہ کی قدرے تفصیل سے تصویر کشی کریں کہ کون کیا سوچ رہا ہے اور دنیا کے دکھوں اور مصیبتوں کا ذمہ دار کس کو ٹھہرا رہا ہے۔۔۔؟

(i) حکمرانوں کا خیال ہے کہ دہشت گردی اور اپوزیشن کی شرارتیں اصل فساد کی جڑ ہیں۔

(ii) سامراجی اور سرمایہ داری نظام کے متوالوں کے زعم میں سوشلزم اور کمیونزم اصل مصیبت کی بنیاد ہے۔

(iii) مختلف مذاہب کے پیروکار اپنے غیر مذہب والوں کو انسانیت کا حقیقی دشمن اور مجرم ثابت کرنے پر ساری زندگی صرف کرنے کو نجاتِ حقیقی سمجھتے ہیں۔

(iv) ایٹم بم اور مہلک ہتھیاروں کے بانیان اور موجدوں کے نزدیک دنیا میں اصل بدنظمی اور بدسکونی وہ قومیں پھیلا رہی ہیں جو اپنے دفاع اور بقاء کیلئے جوہری توانائی میں خود کفالت کی آرزو لئے اپنے تمام وسائل کو اس مقصد کیلئے صرف کر رہی ہیں لہذا وہ ترقی یافتہ نام نہاد مہذب اقوام اُن کمزور ریاستوں کے تمام باسیوں کو راتوں رات موت کے گھاٹ اتار دینے کو ہی حقیقی بین الاقوامی امن وسلامتی کا اصل ذریعہ سمجھتے ہیں چاہے اس مکروہ فعل میں ساری روئے زمین جہنم ہی کیوں نہ بن جائے۔

(v) مختلف مذاہب کے درویش صفت مخلصین کا خیال ہے کہ دنیا کی خواہش اور آرزو ہی اصل پریشانی کا سبب ہے۔

”نہ ہوگا بانس، نہ بجے گی بانسری“

اُن کا خیال ہے کہ نروان اور نجات صرف اس صورت میں ہے کہ دنیا سے بے رغبتی

اختیار کی جائے، خانقاہی اور فقر وفاقہ پر مبنی زندگی ہی سکون وسلامتی کی ضمانت ہو سکتی ہے۔ وہ دنیا داری، زمین داری، سرمایہ داری اور کاروباری مشغولیات کو اطمینان وسکون کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ خیال کرتے ہیں۔

اگر ذرا عمومی سطح پر حالات کا تجزیہ کیا جائے تو بعض لوگ بے روزگاری کو وبال جان سمجھتے ہیں۔ کچھ قرضوں کی لعنت کے شاکی ہیں، کچھ جسمانی بیماری سے تنگ ہیں، بے اولاد لوگوں کی ساری آرزوئیں حصول اولاد تک محدود ہیں، تمام غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ بیوی اور عورتیں، شوہروں کی تلاش کیلئے سرگرداں ہیں۔ طلباء طالبات امتحانی کامیابی کو ہی صرف واحد ذریعہ سکون جانتے ہیں۔ اکثر نوجوان یورپ اور بیرون ملک چلے جانے کو خوشیوں کی بنیاد وابتداء جانتے ہیں۔ کچھ سیاست میں کامیابی، کچھ مرضی کی شادی، بعض دشمنوں کا خاتمہ، کچھ گھریلو آسائش زندگی کے متمنی ہیں۔ بقول غالب

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

المختصر امن وسلامتی کے معیار ہر انسان کے دوسرے انسان سے اسی طرح مختلف ہیں جیسے ہر بندے کی فطرت، مزاج، آواز، چال، رنگ وروپ، عادات واطوار اور خوشی وغمی کے معیارات مختلف ہیں۔

اب ہم نے بین الاقوامی سطح پر امن وسلامتی قائم ودائم کرنے کی ٹھانی ہے اور دنیا اور اہل دنیا کو وہ حقیقی سلامتی دینا چاہتے ہیں جو دونوں جہانوں میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہو۔ جو ملک وقوم کے فرق سے بالاتر ہو، رنگ ونسل کے امتیاز کو نہ مانتی ہو۔ علاقہ وزبان کی قید سے آزاد ہو، مذہب وقومیت کے جھگڑوں سے بے نیاز ہو، سیاسی وفروعی مفادات کو بین الاقوامی خیر وفلاح پر قربان کر دینے کا حوصلہ رکھتی ہو۔ جس کا دامن کرم اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان کی طرح ہر ایک کو اپنے دامنِ کرم میں لینے کے لئے بے قرار ہو۔ تو آیئے پھر ایسا حل پیش کریں جس کا نعرہ انسانیت کی فوز وفلاح ہو۔ بقول الطاف حسین حالی

یہ پہلا سبق تھا کتاب ھدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ (الحدیث)

ترجمہ: ''انسانوں میں بہتر وہ ہے جو دوسرے انسانوں کیلئے سے زیادہ نفع رساں ہے۔''

پھر فرمایا:

یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا (الحدیث)

ترجمہ: ''آسانی پیدا کرو تنگی پیدا نہ کرو خوشخبری سناؤ اور نفرت پیدا نہ کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔''

لفظ مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ (الحدیث)

ترجمہ: (صرف وہ شخص) مسلمان (کہلوانے کا حقدار) ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

معزز قارئین کرام!

ہم نے اقوام متحدہ کے چارٹر میں منقول انسانی حقوق کے اہم نکات بھی پڑھے اور نبی آخر الزماں جناب محمد ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کے مندرجات کا بھی جائزہ لیا۔ آئیں ان چند حتمی سفارشات کو مرتب کریں جو موجودہ دور کے دکھوں کا مداوا بھی ثابت ہوں اور عالمگیر سطح پر حقیقی امن وسلامتی کی بھی ضامن بن سکیں۔

حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور مدینہ النبی ﷺ میں امن وسکون قائم کرنے کے لئے مسلم وغیر مسلم کے درمیان ایک معاہدہ فرمایا جس کو ''میثاقِ مدینہ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کی اصل روح عقیدہ ومذہب سے بالاتر ہو کر مخلوقِ خُدا کی بھلائی، خوشی وغم میں امداد باہمی کی صورت میں اللہ کے رسول ﷺ کے فیصلے کو نافذ وفائق درجہ دینا طے کیا گیا تھا۔ لہٰذا آج کے جملہ مصائب وآلام کا حل اور امن وسلامتی کا پیمانہ بھی وہی ہوگا جو تمام انبیاء ومرسلین اور مصلحین کی زندگی کا مرکز ومحور ہوتا ہے:

(i) تمام اختلافات ومفادات سے بالا ہو کر تمام مخلوقِ خدا کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کو ہر قانون اور فلسفہ کی روح اور بنیاد کے طور پر تسلیم کر لیا جائے اور اس پر ایمانداری سے عمل کیا جائے۔

(ii) جہالت، بیماری اور بے روزگاری کے قلع قمع کیلئے تمام اقوام وممالک متحد ومنظم ہو کر مشترکہ کاوشیں بروئے کار لائیں۔

(iii) ہر انسان کو مذہب کی مکمل آزادی دے دی جائے اور جیو اور جینے دو کی پالیسی کے مطابق اپنے اپنے طریقے پر عمل کیا جائے اور غیر کے طریقے کو احمقانہ، ظالمانہ اور اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعے مٹانے کی کسی کو اجازت ہرگز ہرگز نہ دی جائے۔

ارشادِ خداوندی بھی ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرۃ: 256)

ترجمہ: دین میں جبر نہیں ہے تحقیق ہدایت تو گمراہی سے کھل کر واضح ہو چکی ہے۔

(iv) ہر ملک اور قوم اپنی ترقی وخوشحالی، علم وٹیکنالوجی، وسائل واسباب کو اپنے عوام کی بھلائی وبہتری کے ساتھ ساتھ دوسری اقوام کو بھی ان سے مستفید کرنے کا حق دے۔ وگرنہ دنیا میں حقیقی امن قائم نہ ہوگا۔

(v) تمام ممالک باہم ویزہ سسٹم ختم کر دیں اور اقوام عالم کو ایک دوسرے سے بھرپور استفادہ کرنے کا موقع دیں نیز مختلف انتہاؤں کی بجائے اعتدال پر مبنی نظامِ معیشت، معاشرت اور سیاست اپنایا جائے جیسا کہ خلفاء راشدین نے قائم کر کے دکھایا تھا کہ ہر انسان آزاد تھا اور پورے بلادِ اسلامیہ میں کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ملتا تھا۔

(vi) سادگی اپنانے اور قناعت پر مبنی زندگی گزارنے کے لئے ترغیب وتحریص پیدا کی جائے۔

(vii) انسانی رواداری، امانت، دیانت، صداقت، شرافت، سچائی، عفوودرگزر، شرم وحیاء، طہارت وپاکیزگی، تقویٰ وراست بازی جیسے اوصاف پیدا کرنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر مہمات شروع کی جائیں اور پاکیزہ انسانوں کی زندگیوں کو بطور آئیڈیل متعارف کروایا جائے اور میڈیا کا بھرپور استعمال ان مقاصد کے حصول کے لئے روبعمل لایا جائے:

آسمان ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی

☆☆☆☆

مصنف کی دیگر کتب

زیر طباعت کتب

☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے انگلش (پارٹ ٹو)
☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے اسلامیات (پارٹ ون)
☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے اردو (پارٹ ون)
☆ آیئے انگریزی سیکھیے
☆ احوال المعارفین (ترجمہ شدہ)

☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے سیاسیات (پارٹ ٹو)
☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے اسلامیات (پارٹ ٹو)
☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے اردو (پارٹ ٹو)
☆ آیئے اپنی نماز درست کیجیے
☆ آسان ترجمہ و تفسیر القرآن

عظیم اکیڈمی، گوندلانوالہ روڈ، گوجرانوالہ۔ +92-055-4002398, 0321-6441756,0321-7442601